

دیباچہ

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ اردو ناول نے ہیئت، اسلوب، تکنیک، موضوع اور کردار نگاری کے حوالے سے سنگ میل عبور کر لیے ہیں۔ ہمارے صاحب فہم و فراست نقاد کو اس امر کا احساس ہے کہ ناقابل فراموش اور بلند پایہ ناول زبردست تخلیقی ریاضت کا مرہون منت ہے۔ جس کے نتیجے میں اسے زندگی کے رزمیہ کا آئینہ تصور کیا جاتا ہے۔ ناول ایک بڑی صفتِ ادب ہے جس کو یہ کہہ کر ڈی۔ ایچ لارنس جیسے نابغہ روزگار نقاد اور قابل ذکر ناول نگار نے خراجِ تحسین پیش کیا ہے کہ یہ گلیوں کی دور بین سے بڑی ایجاد ہے۔ معروف ناول نگار فلاپیر نے اس کے لیے نشاٹِ مسلسل کے استعارے کا استعمال کیا ہے۔

چونکہ ادب معاشرے کا آئینہ اور ذرے کو آفتاب بنانے کا فن ہوتا ہے۔ ناول میں حقیقی زندگی کے سارے، رنگ اور نازک خیالیاں سمٹ آتیں ہیں اور اسی لیے جب کوئی نیا ناول آتا ہے تو وہ ناول دلچسپی رکھنے والوں کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے۔ ادب میں صفتِ ناول سے میری لگن اور دلچسپی کو دیکھتے ہوئے مجھے مرزا اطہر بیگ کے شائع ہونے والے ناولوں کا اسلوبی مطالعہ مجھے ایم۔ فل کے مقالے کے لیے تجویز کیا گیا۔ دو رہاضر میں ناول لکھنے والوں میں مرزا اطہر بیگ کا نام بہت اہمیت کا حامل ہے۔

مرزا اطہر بیگ کے ناول، منفرد انوکھے اور اچھوتے انداز کی وجہ سے ادبی حلقوں میں توجہ کا باعث بنتے ہیں۔ مرزا اطہر بیگ کے ناولوں کی فضائی مخصوص ہے۔ ان میں تجسس، سیاست، نفسیاتی، پیچیدگیاں اور دنیا پر غلبہ حاصل کرنے کی خواہش اور اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار رہنے کی فضائی ملتی ہے جو عصر حاضر میں ایک اہم مسئلہ ہے۔

اس مقالے کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں مرزا اطہر بیگ کی شخصیت اور فن پر بات کی گئی ہے اور ان کی ادبی خدمات کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں مرزا اطہر بیگ کے

مکمل "غلام باغ" کا اسلوب کے حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے کہ مرزا اطہر بیگ نے "غلام باغ" میں کون سمجھیک استعمال کی ہے۔ اس میں کرداروں کی نفیات اور منظر نگاری، زبان و بیان اور کرداروں کے ذہنی تھکار اور اخلاقی رد عمل کو دیکھا گیا ہے۔ اس ناول میں مرزا اطہر بیگ کے منفرد اسلوب بیان پر بات کی گئی ہے۔

تیسرا باب میں مرزا اطہر بیگ کے ناول "صفر سے ایک تک" کا اسلوبی حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے اور اس ناول میں ایک سا برس پس کے مشی کی سرگزشت بیان کی گئی ہے اور اس کو منفرد انداز میں بیان کیا گیا ہے اور اس کا منفرد اسلوب کے حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے اور پوری کوشش کی گئی ہے کہ تمام واقعات کو خوبصورت انداز میں بیان کیا جائے۔

چوتھے باب میں مرزا اطہر بیگ کے ناول "حسن کی صورت حال خالی..... جگہیں پُر کرو" کا اسلوبی حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے۔ اس ناول کی پہلی تہہ در تہہ کہانی بیان کی گئی ہے اور ساتھ ساتھ اسلوبی جائزہ بھی لیا گیا ہے کیونکہ اس ناول کی کہانی ایک دفعہ پڑھنے سے قاری کی سمجھ میں نہیں آتی لہذا کہانی کے تانے پانے جوڑنے کے ساتھ ساتھ اسلوب کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میں ناول کے موضوعات منظر نگاری، کردار نگاری، مکالمہ نگاری اور نئے اندازِ تحریر کے مطابق راوی کے ادارتی نوٹ کو منظر رکھا گیا ہے۔

پانچویں باب میں مرزا اطہر بیگ کے افسانوی مجموعہ "بے افسانہ" کا اسلوبی حوالے سے جائزہ لیا گیا ہے اور تمام افسانوں کو علیحدہ علیحدہ کہانی کی صورت میں بیان کرنے کے ساتھ اس کے اسلوب کو بھی دیکھا گیا ہے۔ مقالے کے تمام پہلوؤں کو محکمہ کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

مقالے کی تکمیل پر میں خدا تعالیٰ کی بے حد مشکور ہوں جس نے مجھے اس کٹھن مرحلے سے بغیر و خوبی نکلا اور مجھے اس مقام تک پہنچایا۔ اپنے والدین اور بہن بھائیوں اور عزیز واقارب کا شکریہ ادا کرتی ہوں جن کی محبت اور تعاون سے مقالہ تکمیل تک پہنچا۔ اپنے محترم اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے میری حوصلہ افزائی کی اور مقالے کو پڑھ کر میری غلطیوں کی نشاندہی اور قدم قدم پر میری مشکلات کا ازالہ کیا۔ ان کا